سوال

(27) شادی بیاہ میں راگ رنگ اور تماشہ، آتشبازی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) شادی بیاہ میں راگ رنگ اور تماشہ، آتشبازی اور زیب وزینت جائز ہے یا حرام؟

(2) ان کا ارتکاب کرنے والے کیسے ہیں؟

(3) ایسی مجلسوں میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی نادانستہ چلا جائے تو پھر اس میں شامل رہے یا واپس آجائے۔

(4) اگر کوئی مولوی یا پیر ایسی مجلس میں چلا جائے کہ لوگ اس کی سند لیتے ہوں اور اس سے دلیل طلب کی جائے تو وہ جواب میں کہے اس کی دلیل خود میری زبان ہے، ایسا آدمی کیسا ہے؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) شادی میں راگ رنگ اور آتشبازی وغیرہ منع ہے۔ عقبہ بن عامر نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے کئی ادمیوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں، اس میں یہ بھی ہے کہ تمام کھیل ناجائز ہیں، سوائے تیر اندازی اور گھوڑے کو کرتب سکھانے اور اپنی بیوی سے کھیلنے کے کہ یہ تینوں کھیل جائز ہے، شاہ عبدالعزیز نے اپنی تالیفات میں ممنوع رسوم کے ضمن میں لکھا ہے ''آتشبازی کرنا، دولہا کو گھوڑے پر سوار کرا کے شہر کے گرد چکر لگانا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ''ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو اپنے گھروں سے فخر اور ریا کی نیت سے نکلے'' باجے بجانا، دیواروں پر پردے لٹکانا، اجنبی عورتوں کا دولہا کے پاس آکر باتیں کرنا، اس کے ناک کان مروڑنا، اور دلہن کے جسم پر شیرینی رکھ کر دولہا کو کہنا کہ اس کو اپنے منہ میں اٹھاؤ اور خلوت کے وقت دولہا دلہن کو عورتوں مردوں کا گھیر لینا سب حرام بدعات ہیں۔

مولانا محمد اسحاق دہلوی اپنے رسالہ اربعین میں لکھتے ہیں، آتشبازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔

(2) ان کے مرتکب بدعتی، فضول خرچ اور گنہگار ہیں۔

(3) ایسی مجلسوں میں خواہ وہ ولیمہ ہی کی کیوں نہ ہوں، تمام مسلمانوں کو خواہ وہ مقتدا ہوں یا دوسرے عوام شامل ہونا جائز نہیں ہے، اگر نادانستہ چلے جائیں تو واپس آجائیں۔

مسائل اربعین میں ہے کہ اگر جانے سے پہلے علم ہوجاوے تونہ جائے اوراگر جانے کے بعد وقوع میں آجائیں تواگر مقتدا ہو،اور روک سکتا ہو تو ردکے اور دعوت ولیمہ میں شامل ہو،اوراگر عام آدمی ہو، روک نہ سکتا ہوں تووہ ایک بدعت کےلیے سنت نہ چھوڑے ، شرح وقایہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اورمثال دی ہے کہ جیسے کوئی جنازہ پڑھنا جس کے ہمراہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو، نہیں چھوڑدینا چاہیے لیکن عامی کو بھی ایسی چیزوں کودل سے بُرا سمجھنا چاہیے اوریہ کمزورترین ایمان ہے ، احناف کا یہی مذہب ہے ۔

ابن حجرکہتے ہیں ، کہ اگر کوئی ایسی بے ہودگی ہو، جس میں اختلاف ہے تو اس میں حاضر ہونا جائز ہے اورنہ جانا بہتر ،اوراگر حرام ہے مثلاً شراب نوشی ، تواگراس کوروکنے کی طاقت ہو ، تو ضرور جاکر روکے اوراگر روک نہ سکتا ہو تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ جائے اور حسب طاقت انکار کرے اوراگر نہ جائے تو بہتر ہے ۔ عراق کے شافعی اسی کے قائل ہیں ، مرو کے شافعی کہتے ہیں کہ ہرگزنہ جائے اوراگر علم نہ ہوتو چلا جائے ، جانے کے بعد وقوع میں آئے ، تواس پر انکار کرے ورنہ واپس آجائے ۔

آنحضرتﷺ نے فاسق کے گھر کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے ، نسائی کی روایت میں ہے کہ جو آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو، وہ ایسے دسترخوان پرنہ بیٹھے جس پر شراب نوشی ہو، حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرتﷺ کےلیے کھانا تیار کیا ، آپ نے گھر میں تصویریں دیکھیں تو واپس چلےگئے ۔ حضرت فاطمہ نے روکنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا، نبی تصویر والے گھروں میں داخل نہیں ہوسکتا ۔

ابو مسعودؓ کہتے ہیں ، کہ ایک آدمی نے آپؐ کی دعوت کی ، آپ نے پوچھا ، اس گھر میں تصویریں ہیں ، اس نے کہا ، ہاں !آپ نے فرمایا تصویریں توڑ پھوڑ دوگے تو آجاؤں گا ۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ابوایوب کی دعوت کی انہوں نے گھر کی دیواروں پر پردے دیکھے ، تو روٹی کھائے بغیر واپس آگئے اور کہا آپ سے یہ توقع نہ تھی ۔ انہوں نے کہا عورتوں نے زبردستی لٹکادیئے ،کہنے لگے ، آپ سے یہ امید بھی نہ تھی ۔ ان روایات سے معلوم ہواکہ مروزی شوافع کا عمل درست ہے ، قرآن مجید میں بھی آیا ہے کہ یاد آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھو۔ واللہ اعلم ۔

(5)ایسا آدمی فاسق ہے اگر کوئی اتفاقی نماز اس کے پیچھے پڑھ لی جائے تو ٹھیک ہے ، ورنہ ایسے آدمی کوامام نہیں بنانا چاہیے ۔ واللہ اعلم ۔

(سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

جلد01